كشف الغمة في عقائد اهل السنة
عقائدِ اہلسنت
شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا
ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی مدظلہ
تنظیم نوجوانانِ اہلسنت
جامع مسجد سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بھاٹی گیٹ ، لاہور ، پاکستان
A-1
552
3074

کشفُ الغُمّة فی عقائد اہل السُنّة

○

عقائدِ اہلسنّت

○

شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا

ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی مدظلہ

○

تنظیم نوجوانانِ اہلسنّت

جامع مسجد سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بھاٹی گیٹ، لاہور، پاکستان

سلسلہ اشاعت نمبر (۲۸)

بیاد : امام الائمہ، سراج الامہ، کاشف الغمہ، سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ و
اعلیحضرت، امام اہلسنت، مولانا الشاہ احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ

زیرنگرانی -------- حافظ محمد شاہد اقبال

نام کتاب -------- عقائد اہل سنت

تصنیف -------- شیخ التفسیر، علامہ مولانا محمد فیض احمد اویسی
بہاولپور

سن طباعت -------- جمادی الاخریٰ ۱۴۱۸ھ، اکتوبر ۱۹۹۷ء

تعداد -------- ایک ہزار (۱۰۰۰)

صفحات -------- ۴۸

نوٹ: شائقین مطالعہ ۸ روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال کرکے طلب کرسکتے ہیں۔

ملنے کا پتہ:

تنظیم نوجوانان اہلسنت

جامع مسجد سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
بازار حکیماں، بھاٹی گیٹ، لاہور، پاکستان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَالصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

امابعد! آخرت میں نجات صرف اور صرف عقائد صحیحہ سے ہوگی، اعمال صالحہ نہ بھی ہوں تب بھی عقائد صحیحہ کی وجہ سے نجات ممکن ہے، اگر عقیدہ میں گڑ بڑ ہوگی تو اعمال صالحہ پہاڑوں برابر ہوں، تب بھی کام نہ آئیں گے۔ اس کی تحقیق و تفصیل فقیر نے کتاب "نجات کا مدار عقائد صحیحہ پر" میں کردی ہے۔ یہاں صرف ایک حدیث شریف پر اکتفا کرتا ہوں۔

سیدنا ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"ہم جنگ حُنین میں تھے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کلمہ گو کے متعلق فرمایا کہ یہ دوزخی ہے اور جب جنگ شروع ہوئی، تو وہ شخص کافروں سے خوب لڑا اور خوب جوہر دکھائے۔ یہ منظر دیکھ کر ایک صحابی نے دربار رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا، یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس شخص کے متعلق آپ نے فرمایا تھا کہ یہ دوزخی ہے، وہ تو اسلام کی طرف سے کافروں کے ساتھ خوب لڑ رہا ہے حتیٰ کہ وہ زخموں سے چور ہوچکا ہے۔ یہ سن کر فرمایا، ہاں! خبردار! بے شک وہ دوزخی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد سن کر قریب تھا کہ کچھ لوگ شک و شبہ میں مبتلا ہو جاتے، اسی اثنا میں شخص مذکور کو جب زخموں کی تکلیف زیادہ ہوئی تو اس نے خودکشی کرلی اور حرام موت مرگیا (خودکشی اگر کسی کلمہ گو مسلمان نے بدبختی سے کی، تو وہ کافر نہیں فاسق و فاجر ہے، اگر وہ خودکشی کی وجہ سے جہنم میں جائے بھی، تب

صاف اعلان فرما دیا "کُلاًّ وَّعَدَ اللّٰہُ الْحُسْنٰی" (پ۲۷، الحدید) "یعنی سب سے اللہ نے بھلائی کا وعدہ فرمالیا"

اللہ نے جب ان کے تمام اعمال جان کر ان سب کے لیے جنت اور کرامت و ثواب کا وعدہ فرمالیا، تو پھر کسی دوسرے کو کیا حق رہا کہ ان کی کسی بات پر طعن کرے۔ لہٰذا ہمارا متفقہ عقیدہ ہے کہ صحابۂ کرام سب کے سب جنتی ہیں۔

فرشتے ان کا استقبال کریں گے کہ یہ وہ دن ہے کہ جس کا تم سے وعدہ لیا گیا تھا۔

یہ جو بعض جاہل کہا کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے ساتھ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام لیا جائے تو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہ کہا جائے، یہ خیال باطل ہے۔ علماء کرام نے تمام صحابہ کے مبارک ناموں کے ساتھ مطلقاً رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے کا حکم دیا۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اول ملوک اسلام ہیں۔ اسی طرف تورات میں اشارہ ہے اور احادیث مبارکہ میں بھی ہے کہ نبی آخر الزماں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مکہ میں پیدا ہوں گے، مدینہ کو ہجرت فرمائیں گے اور ان کی سلطنت شام میں ہوگی، اس سے ثابت ہوا کہ حضرت امیر معاویہ کی بادشاہی اگرچہ سلطنت ہے مگر وہ درحقیقت محمد رسول اللہ ﷺ کی ہی سلطنت ہے۔

حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک لشکر جرار کے ساتھ بااختیار ہوتے ہوئے بھی، عین میدان جنگ میں ہتھیار رکھ دیئے، اور خلافت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد کر دی اور ان کے ہاتھ پر بیعت فرمائی اور اس صلح کو حضور انور ﷺ نے پسند فرمایا اور اس کی بشارت کئی سال پہلے دی تھی، "کہ میرا بیٹا سید ہے، امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کے باعث مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرا دے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر معاذ اللہ فسق وغیرہ کا طعن کرنے والا حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بلکہ حضور اکرم ﷺ پر طعن کرتا ہے، یہی نہیں، بلکہ خود اللہ تعالیٰ پر بھی طعن کرتا ہے۔

۹۔ حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقیناً اعلیٰ درجہ کے شہداء کرام ہیں، ان

کی شہادت کا منکر گمراہ اور بد دین ہے۔

۱۰۔ یزید پلید فاسق و فاجر تھا، اس سے اور شہزادہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا نسبت

ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک

ہم اپنی زبان سے یزید کو کافر بھی نہیں کہتے اور مسلمان بھی نہیں کہتے۔ کیونکہ اس سلسلے میں ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک "سکوت" ہے۔ یعنی ہم اسے فاسق و فاجر کہنے کے سوا نہ کافر کہیں نہ مسلمان) تفصیل کے لیے دیکھئے فقیر کی کتاب شرح حدیث، قسطنطنیہ)

۱۱۔ ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ اور ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قطعی جنتی ہیں۔ انہیں بقیہ تمام ازواج مطہرات اور صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن پر فضیلت حاصل ہے۔ ان کی طہارت کی گواہی قرآن نے دی ہے۔ جو انہیں ایذا دیتا ہے، وہ رسول اللہ ﷺ کو ایذا دیتا ہے۔ چنانچہ ان پر طعن کرنے والا رافضی اور جہنمی ہے۔

۱۲۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والدین کریمین ایسے ہی تا آدم علیہ السلام جملہ آباء و امہات مومن تھے۔ (تفصیل و تحقیق فقیر کی کتاب (ابوین مصطفیٰ) میں ہے۔

۱۳۔ امام مہدی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا ظہور حق ہے، لیکن اس طرح کہ وہ اپنے زمانہ میں ماں باپ سے پیدا ہوں گے جو کہ بعد کو اعلان کریں گے، ایسا نہیں کہ وہ اب زندہ ہیں۔

۱۴۔ ولایت ایک قرب خاص ہے جو رب تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اپنے خاص برگزیدہ بندوں کو عطا فرماتا ہے۔

۲۔ ولایت عبادت و ریاضت کے زور سے حاصل نہیں کی جا سکتی، یہ محض رب کی رضا پر منحصر ہے، البتہ اعمال صالحہ ذریعہ ثابت ہو سکتے ہیں، بعض کو ولایت ماں کے پیٹ ہی میں مل جاتی ہے۔

۳۔ امت میں سب سے زیادہ معرفت و قرب الٰہی حضرت صدیق اکبر کو، پھر عمر فاروق اعظم، پھر عثمان غنی ذوالنورین، پھر مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ علیہم کو درجہ بدرجہ حاصل ہے، ہاں! مرتبۂ تکمیل پر حضور اقدس ﷺ نے جانب کمالات نبوت شیخین کو فرمایا اور